قاضی محمد رویس خان ایوبی

عدالتی تحفظات اسلام کی نظر میں (۷)

منصب قضا کی طلب

گذشتہ صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منصب قضاء کے بارے میں کہیں بشارات دی ہیں تو کہیں وعید سنائی ہے۔ چونکہ منصب قضاء ایک عظیم منصب بھی ہے اور پر خطر کام بھی ۔ اس لیے علماء اسلام نے اسکے طلب کرنے' اسکے لیے تگ و دو کرنے' اور بھاگ دوڑ کرنے کے بارے میں اپنی اپنی علمی آراء کا اظہار فرمایا ہے۔

فقہاء کرام نے طلب منصب قضاء کو سات قسموں میں تقسیم کیا ہے۔

طلب واجب

منصب قضاء کا طلب کرنا۔ دوڑ دھوپ کرنا' واجب ہے' جبکہ :-

(ا) طلب کرنے والا عالم ہو۔ (ب) عدل کرنیکا ملکہ رکھتا ہو۔ اور اپنے اوپر اسے اعتماد ہو۔ (ج) اسکے علاوہ بظاہر کوئی اور شخص اس منصب کا اہل نہ ہو۔ (د) لوگوں کے حقوق ضائع ہونیکا اندیشہ ہو۔ (ہ) رشوت اور سفارش یا سیاسی دباؤ کے ذریعے ایسے لوگوں کے منصب قضاء پر فائز ہونے کا اندیشہ ہو جو فاسق و فاجر ہوں۔ رشوت خور ہوں۔ اور جو منصب قضاء کو کمائی کا وسیلہ سمجھیں یا سرکاری حکام کی مرضی کے مطابق فیصلے کرنے کیلئے ان کی تقرری کرنا مقصود ہو۔ جیسے کہ آج کل بعض اسلامی ممالک میں ہورہا ہے اور خاص طور پر ان ممالک میں جہاں آزادی سے قبل استعماری گماشتوں کی حکومتیں قائم تھیں۔ اور عوام نے مسلسل جدوجہد اور محنت شاقہ اور جہاد طویل کے ذریعے آزادی حاصل کی۔ مگر افسوس کہ آزادی کے باوجود استعماری قوتوں کی باقیات السیئات اور ان کے ایجنٹ ان آزاد ممالک میں مناصب حکومت پر فائز ہوگئے۔ اور یوں قوت و اقتدار عیسائیوں اور کمیونسٹوں کے ہاتھ سے تو نکل گیا۔ لیکن ان کے سیاسی دم چھلے ان کے جانشین بن کر نہ صرف یہ کہ ان کی بولی بولنے لگے بلکہ استعمار سے بڑھ کر اسکے وفادار بن گئے۔ اور انکے کافرانہ مفادات کے تحفظ کو اپنا ایمان بنالیا۔ ان گماشتوں نے جو بظاہر مسلمانوں جیسے نام رکھتے اور مسلمان گھرانوں کی اولاد تھے۔ اسلام کے نام سے اسلام اور مسلمانوں کی گردن پر چھری چلائی اس قماش کے لوگ اسلام کے لئے کھلے کافروں اور استعماری قوتوں سے زیادہ خطرناک ہیں ایسے لوگ منافق ہیں' ان کے نام مسلمانوں جیسے ہیں۔ لیکن ان کے کرتوت کفار سے بدتر۔ ان استعماری ایجنٹوں نے اسلامی ممالک کو آزاد ہو لیکے باوجود کافرانہ قوانین کی زنجیروں میں

جڑا ہوا ہے۔ وہ اپنی مرضی کے قوانین بناتے ہیں۔ اور اپنی مرضی کے فیصلے کرواتے ہیں یہ لوگ قرآن و احادیث کی من مانی تاویلیں کرتے' اسلام کے نظام عقوبات کو فرسودہ قرار دیتے اور کفار کو خوش کرنے کیلئے قرآن و حدیث کی باطل تاویلات کر کے استعماری گماشتوں کا صحیح کردار ادا کر رہے ہیں۔ جیسے کہ پاکستان میں وفاقی شرعی عدالت کے جج صاحبان میں سے بعض نے رجم کو بدعت قرار دیکر اسلام کے خلاف قرار دیدیا تھا۔ ایسی صورت حال میں علماء اسلام پر واجب ہے کہ وہ آگے بڑھیں اور ان فساق و فجار کو عدالتی مناصب پر فائز ہونے سے روکیں تاکہ اسلامی نظام عدل قائم کیا جاسکے۔ اور عدالتیں انگریزی قوانین کے چنگل سے آزاد ہوسکیں۔ علماء فقہاء نے ایسی ہی صورت حال کے تدارک کیلئے طلب قضاء کو واجب قرار دیا ہے۔ (۱)

طلب مستحب

اگر اور لوگ بھی منصب قضاء کے اہل ہوں۔ لیکن صاحب طلب یہ سمجھتا ہوں وہ بھی اس خدمت کو صحیح طریقے سے انجام دے سکتا ہے۔ اور مظلوموں کی داد رسی کر سکتا ہے تو یہ طلب مستحب ہے' اس پر بھی طالب کو اجر ملیگا کیوں کہ اسکی نیت درست ہے۔

طلب مباح

(ا) دفع ستر کے واسطے' مثلاً اگر منصب قبول نہ کریگا تو مال و آبرو کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ یا غنڈہ گردی اور مظالم سے بچاؤ کا یہی طریقہ ہو کہ خود صاحب منصب ہو۔ جیسے آجکل ہمارے دور میں خاص طور پر اسلامی ممالک کی حالت ہے۔ کہ عوام ظلم کا شکار ہوتے ہیں۔ البتہ اگر کسی کے پاس کوئی سرکاری منصب ہے تو وہ کسی حد تک محفوظ ہے۔

(ب) منصب قضاء کی اہلیت بھی رکھتا ہو' اور بے روزگار بھی ہو گو معاش کیلئے بھی منصب قضاء کو طلب کرنا مباح ہے۔ لیکن اس نیت کے ساتھ کہ صرف تنخواہ ہی ذریعہ رزق ہوگی رشوت نہیں (۲)

طلب حرام

منصب قضاء کے حصول کیلئے جدوجہد کرنا حرام ہے' جبکہ :

۱۔ اس منصب پر فائز ہو کر اپنے مخالفین سے انتقام لینا مقصود ہو۔

۲۔ رشوت کے حصول کا ذریعہ بنایا جائے۔

۳۔ معاشرے میں اس منصب کو بایں طور اثر و رسوخ کے لئے استعمال کیا جائے کہ اس سے دنیوی مفادات حاصل کیے جائیں جو اگر یہ منصب نہ ہوتا تو حاصل نہ ہوسکتے تھے۔

۴۔ اہلیت نہ ہو مگر سیاسی دباؤ' یا حکمرانوں کے ساتھ ذاتی تعلقات کی بنیاد پر منصب قضاء پر فائز ہو۔

طلب مکروہ

حسب ذیل صورتوں میں منصب قضاء طلب کرنا مکروہ ہے۔

۱۔ کھاتا پیتا ہو' رزق اور روزگار کی محتاجی نہ ہو۔

۲۔ اسکی روزی نہ ہونے سے لوگوں کے حقوق کے ضیاع کا اندیشہ نہ ہو۔ اور اس سے بہتر لوگ موجود ہوں۔

۳۔ صرف تفاخر اور رعب و دبدبہ کے لیے منصب قضاء کے حصول کی کوشش کرے۔

۴۔ سرکاری امور میں مداخلت کیلئے اپنے عہدے کا استعمال مقصود ہو۔ (۴) قرآن کریم میں ارشاد ہے " **تلک الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا" والعاقبة للمتقین** (۵)

ترجمہ "اور روز قیامت تو صرف انہی لوگوں کو آسائش حاصل ہوگی جو زمین میں نہ تو تکبر کرتے ہیں اور نہ فساد۔ اور انجام کار تو ہمیشہ پرہیز گار لوگوں کیلئے ہوتا ہے۔

حوالہ جات

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا **اذا لم یستعمل خیارکم یستعمل اشرارکم**" اگر اچھے لوگ تعینات نہ ہوئے تو بد اطوار لوگوں کی تقرری ہو جائے گی" جو کہ نقصان دہ ہے۔ تلخیص الحبیر : ۴/۱۸۷۔ (۲)۔ ادب القاضی ماوردی : ۱/ ۱۳۶۔ (۳) نہایۃ المحتاج : ۸/۲۸۰ مغنی المحتاج : ۴/۳۷۳'۳۷۴۔ المحرر فی الفقہ :۲/۲۰۲ شرح منتہی الارادات : ۳/۴۶۰۔ حاشیۃ ابن عابدین : ۴/ ۳۰۷۔ ادب القاضی ماوردی :۱/ ۱۳۶ (۴) ایضاً ۔ (۵) سورۃ : ۲۸' آیت :۸۳)

-------------- باقی از صفحہ ۳۲ --------------

دانش ور اور سیاستدان اسلام کو اپنے لئے ایک خطرہ محسوس کرتے ہوئے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف منصوبہ بندی میں مصروف ہیں مولانا منصوری نے کہا کہ اس وقت علماء کرام کا فرض ہے کہ وہ ذرائع ابلاغ اور صحافت کے میدانوں میں بھی اسلام کا دفاع کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ استقبالیہ سے مولانا گلزار احمد آزاد' حاجی عبدالعزیز' مسٹر محمد یحییٰ مولانا سید عبدالمالک شاہ اور دیگر علماء نے بھی خطاب کیا۔ (روزنامہ جنگ۔ لاہور۔ ۱۲ جنوری ۹۳ء)

مولانا منصوری کا شاہ ولی اللہ یونیورسٹی کا دورہ

گوجرانوالہ (نمائندہ جنگ) شاہ ولی اللہ کے افکار اور فلسفہ کی روشنی میں ایسا جدید نظام تعلیم مرتب کیا جاسکتا ہے جس میں انسانیت کو آج کے دور میں درپیش مسائل حل کرنے کی پوری صلاحیت موجود ہوگی۔ ان خیالات کا اظہار ورلڈ اسلامک فورم کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد عیسیٰ منصوری آف لندن نے شاہ ولی اللہ یونیورسٹی کا معائنہ کرنے کے بعد یونیورسٹی کی انتظامیہ کے ارکان سے گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ انہوں نے یونیورسٹی کے تعلیمی منصوبہ کی تفصیلات معلوم کیں اور سٹاف سے ملاقات کی۔ (لاہور' ۴ جنوری ۹۳ء)